غزلیں

نقیب اکبر

○

ندی، نالوں کو حیرانی بہت ہے
سمندر میں جو طغیانی بہت ہے

لکیریں بولتی ہیں یہ جبیں کی
کہ ہم کو اب پشیمانی بہت ہے

سنا کرتا ہوں میں راتوں کو اکثر
مگر آہٹ یہ انجانی بہت ہے

جدا ہوتی نہیں اِک پل بھی مجھ سے
مری پرچھائیں دیوانی بہت ہے

مرے قد کے برابر ہیں یہ، لیکن
ابھی بچوں میں نادانی بہت ہے

الگ کچھ ضابطے ہیں حاکموں کے
یہاں ہر بات من مانی بہت ہے

ہوا یہ تجربہ اب جاکے اکبؔر
غزل گوئی میں آسانی بہت ہے

25۔روشن گلدار لین، ہوڑہ۔101 711 (مغربی بنگال)

مقصود نشتری

○

اہلِ دِل خاک کو اکسیر بنا دیتے ہیں
یوں ہمیں صاحب توقیر بنا دیتے ہیں

دامنِ زیست میں بھر دیتے ہیں رنگِ اخلاص
پُرکشش وقت کی تصویر بنا دیتے ہیں

لوگ کہتے ہیں جنھیں مَست و خراب ہستی
وہ جسے چاہیں اسے میؔر بنا دیتے ہیں

نرم گفتار سہی، تلخیِ ماحول میں ہم
اپنے ہر لفظ کو شمشیر بنا دیتے ہیں

تربیت گاہِ محبت ہے ہماری ہستی
ہم جسے چاہیں جہانگیر بنا دیتے ہیں

لب کُشا ہوتے ہیں وہ جب بھی برائے گفتار
بزم کو وادیٔ کشمیر بنا دیتے ہیں

اپنا ہر شعر ہے الفاظ کا رنگیں پیکر
ہم غزل میں تری تصویر بنا دیتے ہیں

مہرباں ہوتے ہیں مقصوؔد وہ جس پر اس کو
با عمل صاحبِ توقیر بنا دیتے ہیں

12۔مومن پورہ، نزد درگاہ، کھجرانہ، اندور (مدھیہ پردیش)